WWW.NAFSEISLAM.COM

تعارف

سُورۃ اِنشقاق

نام : اس سورت کا نام "الانشقاق" ہے جو "انشقت" کا مصدر ہے۔ اس میں ایک رکوع، ۲۵ آیتیں، ایک سو سات کلمات، چار سو تیس حروف ہیں۔

نزول : یہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔

مضامین : ابتدائی آیات میں اُن ہولناک حادثات کا تذکرہ ہے جو وقوع قیامت کے وقت رُونما ہوں گے۔ اسکے بعد انسان کو بتایا جارہا ہے کہ اُسے چاروناچار ہر حالت میں اپنے رب کے حضور میں پیش کیا جائے گا۔ اس روز تمام اولادِ آدم دو گروہوں میں بٹی ہوئی ہوگی۔ ایک گروہ وہ ہوگا جن کو از راہِ بشارت اُن کا صحیفۂ عمل اُن کے دائیں ہاتھ میں پکڑایا جائے گا اس وقت اُن کی خوشی کی انتہا نہ ہوگی۔ دُوسرا وہ گروہ جن کو اُن کا نامۂ عمل پس پشت دیا جائے گا۔ اُن کی خستہ حالی اور رنج واندوہ کا اندازہ لگانا ناممکن ہے۔ اس لیے ہر شخص کو آج یہ فیصلہ کرنا ہے کہ وہ کس زمرہ کے ساتھ اپنا حشر چاہتا ہے۔ یہ فیصلہ کرتے ہوئے اُسے بار بار غور وفکر کرنا چاہیے کیونکہ جو فیصلہ سوچ سمجھ کر اپنے اختیار سے اپنے بارے میں تم کرو گے روزِ حشر اسی کے مطابق تمہارے ساتھ برتاؤ کیا جائے گا۔

آخر میں کئی قسمیں کھانے کے بعد انہیں بتایا جارہا ہے کہ انہیں ان مرحلوں سے یکے بعد دیگرے ضرور گزرنا ہوگا۔ حیرت ہے اُن لوگوں پر جو یہ جاننے کے بعد ایمان نہیں لا رہے۔ اور جب قرآن کریم کی تلاوت کی جاتی ہے تو وہ سرِ نیاز خدا کی بارگاہِ جلال میں جھکا نہیں دیتے۔ اُن کا انجام بڑا دردناک ہوگا۔ روزِ محشر فقط اہلِ ایمان ہی ایسے اجر سے نوازے جائیں گے جس کی کوئی انتہا نہ ہوگی۔

نیو سنٹرل جیل سرگودھا

۷۷-۴-۷

سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاقِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هِيَ خَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً

سورۃ الانشقاق مکی ہے اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔ اس میں پچیس آیات ہیں۔

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ﴿۱﴾ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ﴿۲﴾ وَاِذَا الْاَرْضُ

یاد کرو جب آسمان پھٹ جائے گا ۱ اور کان لگا کر سنے گا اپنے رب کا فرمان ۲ اور اس پر فرض بھی یہی ہے ۳ اور جب زمین

مُدَّتْ ﴿۳﴾ وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ ﴿۴﴾ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ﴿۵﴾

پھیلا دی جائے گی ۴ اور باہر پھینک دے گی جو کچھ اس کے اندر ہے اور خالی ہو جائے گی ۵ اور کان لگا کر سنے گی اپنے رب کا فرمان اور اس پر فرض بھی یہی ہے

يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ ﴿۶﴾ فَاَمَّا مَنْ

اے انسان! تو محنت سے کوشاں رہتا ہے اپنے رب کے پاس پہنچنے تک پس تیری اس سے ملاقات ہو کر رہتی ہے ۶ پس جس کو

۱ قیامت کے برپا ہونے کی یاد تازہ کی جا رہی ہے۔ یعنی یاد کرو جب آسمان پھٹ جائے گا۔ آسمان پھٹنے کی یہ وجہ نہ ہوگی کہ وہ پرانا ہو کر بوسیدہ ہو جائے گا اس لیے اس میں جگہ جگہ شگاف پڑ جائیں گے۔ نہیں، بلکہ اس کو اپنے رب کا حکم ملے گا کہ پھٹ جا تو وہ پارہ پارہ ہو جائے گا۔ آسمان کا یہ فرض ہے کہ اپنے خالق کے ہر حکم کے سامنے سر تسلیم خم کرے۔

۲ اَذِنَتْ کا معنی ہے کان لگا کر سننا اور جو بات کان لگا کر سنی جائے اس کے مطابق عمل بھی کیا جاتا ہے اس لیے اَذِنَتْ کا معنی استمعت وانقادت کیا گیا ہے (مظہری) یعنی حکم کو سن کر بجا لانا، تعمیل فرمان کرنا۔

۳ یہ کہہ کر بتایا کہ آسمان نے تعمیل ارشاد کر کے کوئی احسان نہیں کیا کوئی حیرت انگیز بات نہیں کی۔ بلکہ ہر مخلوق کی طرح اس کا بھی یہ فرض اولین ہے کہ وہ بے چون و چرا اپنے خالق کے حکم کے سامنے سرافگندہ ہو جائے۔

۴ جس اطاعت وانقیاد کا مظاہرہ آسمان کرے گا اسی طرح زمین بھی حکم الٰہی بجا لائے گی۔ جب اسے حکم ملے گا بچھ جا، ہموار ہو جا، تجھ میں کوئی نشیب و فراز باقی نہ رہے، تو اونچے اونچے پہاڑ مٹی کا ڈھیر بن کر نشیبی جگہوں کو پُر کر دیں گے۔ سمندروں کی گہرائیاں بھی بھر جائیں گی۔ ایک وسیع وعریض سپاٹ میدان بن جائے گا جہاں سب جن وانس دست بستہ حاضر کر دیے جائیں گے۔

۵ اس کے شکم میں جتنے لوگ اس وقت تک مدفون ہوں گے اور جو خزانے اپنی تہوں میں اس نے سمیٹ رکھے ہوں گے حکم الٰہی ملتے ہی زمین ان سب کو اگل دے گی۔

۶ کَدَحَ یَکْدَحُ کَدْحًا ھو اکتسابہ بمشقۃ۔ قال ابو اسحاق الکدح فی اللغۃ السعی والحرص او الدءوب فی العمل فی باب الدنیا والآخرۃ (لسان العرب) یعنی کسی چیز کے حصول و کسب میں محنت و مشقت اٹھانا کدح کہلاتا ہے۔ ابو اسحاق کہتے ہیں کہ لغت عرب میں اس کا مفہوم

أُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ﴿۷﴾ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا ﴿۸﴾ وَّيَنْقَلِبُ

دیا گیا اس کا نامہ عمل اس کے دائیں ہاتھ میں ٹ تو اس سے حساب آسانی سے لیا جائے گا اور واپس لوٹے گا

إِلٰٓى أَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ﴿۹﴾ وَأَمَّا مَنْ أُوْتِيَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ﴿۱۰﴾ فَسَوْفَ

اپنے گھر والوں کی طرف شاداں و فرحاں۔ اور جس (بدنصیب) کو اس کا نامہ عمل پس پشت دیا گیا شہ تو وہ چلائے گا

یہ ہے کہ انسان دنیا و آخرت کے سلسلہ میں کسی کام میں کوشاں ہو۔ اس کے دل میں اس کی خواہش بھی ہو اور اس کی یہ کوشش لگاتار جاری رہے ان سب امور کے مجموعہ کو کدح کہتے ہیں۔

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ تُو خواہ طالب دنیا ہو یا طالب عقبیٰ، دونوں صورتوں میں تُو بڑی جانفشانی سے اپنے کاموں کی انجام دہی میں کوشاں رہتا ہے۔ ہر قسم کی صعوبت کو برداشت کرتا ہے اور یہ سلسلہ جاری رہتا ہے یہاں تک کہ تیرے رب سے تیری ملاقات کا وقت یعنی تیری موت کا وقت آجائے۔ اس وقت تیری جدوجہد ختم ہو جاتی ہے اور اس کے بعد اپنے اعمال شاقہ کا پھل کھانے کا وقت آجاتا ہے۔ فملاقیہ فرماکر بتلا دیا کہ انسان کو وہ پھل ضرور مل کر رہتا ہے۔ علامہ آلوسی لکھتے ہیں انی جاھد مجتھد جدا فی عملک من خیر و شر طول حیاتک الی لقاء ربک ای الی الموت فملاقیہ عقیب ذلک۔ (روح المعانی) یعنی تُو اپنے اچھے یا برے اعمال کو انجام دینے میں محنت و مشقت سے کام لیتا رہتا ہے، یہاں تک کہ اپنے رب سے تیری ملاقات کا یعنی تیری موت کا وقت آپہنچتا ہے۔

شہ ہر شخص روز قیامت بارگاہ خداوندی میں پیش کیا جائے گا۔ جنہوں نے اپنی یہ زندگی اس کی یاد اور اس کی عبادت میں گزاری ہوگی، وہ جب پیش ہوں گے تو ان کا نامہ عمل ان کے دائیں ہاتھ میں پکڑایا جائے گا اور ان سے بڑا آسان حساب لیا جائے گا۔ زیادہ چھان بین نہیں کی جائے گی۔ ان کے اعمال حسنہ کے باعث ان کے اعمال سیئہ سے صرف نظر کر لی جائے گی اور یہ لوگ جلدی فارغ ہو کر شاداں و فرحاں اپنے گھر والوں کے پاس واپس جائیں گے۔ اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا لیس احدٌ یحاسب الا ھلک۔ جس سے حساب لیا جائے گا وہ ہلاک ہو جائے گا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ پر قربان جاؤں، کیا یہ اللہ کا فرمان نہیں ہے۔ فاما من اُوتی۔ تو فرمایا ذالک العرض یعرضون فمن نوقش الحساب ھلک۔ یعنی یہ تو سرسری پیشی ہوگی لیکن جس کے ساتھ حساب کے وقت سوال جواب شروع ہو گیا وہ تو مارا گیا۔

اللہ تعالیٰ شفیع المذنبین کے طفیل ہمارا نامہ عمل ہمارے دائیں ہاتھ میں دے اور ہم سے آسان آسان حساب لے۔ آمین ثم آمین!

شہ لوگوں کے روبرو وہ بائیں ہاتھ میں اپنا اعمال نامہ لینے سے شرمائیں گے اور اپنا ہاتھ پیچھے کر لیں گے، لیکن فرشتے کب چھوڑنے والے ہیں۔ وہ وہیں ان کے بائیں ہاتھوں میں ان کی سیاہ کاریوں کے دفتر پکڑا دیں گے۔ اور بعض علماء نے لکھا ہے کہ ان کے دونوں ہاتھ ان کی پیٹھ پیچھے باندھ دیئے جائیں گے اس لیے اسی حالت میں ان کے اعمال نامے ان کے بائیں ہاتھوں میں دے دیئے جائیں گے۔

۱۷ معٰ
عند المتأخرین ۱۷

يَدْعُوْا ثُبُوْرًا ﴿۱۱﴾ وَّيَصْلٰى سَعِيْرًا ﴿۱۲﴾ اِنَّهٗ كَانَ فِيْٓ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ﴿۱۳﴾

ہائے موت! ہائے موت! ۹ اور داخل ہوگا بھڑکتی آگ میں۔ بے شک وہ (دنیا میں) اپنے اہل و عیال میں خوش و خرم رہا کرتا تھا ۱۰

اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ ﴿۱۴﴾ بَلٰٓى ۚ اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا ﴿۱۵﴾

وہ خیال کرتا تھا کہ وہ (اللہ کے حضور) لوٹ کر نہیں جائے گا۔ کیوں نہیں، اس کا رب اسے خوب دیکھ رہا تھا۔

فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ﴿۱۶﴾ وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ﴿۱۷﴾ وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ﴿۱۸﴾

پس میں قسم کھاتا ہوں شفق کی۔ اور رات کی اور جن کو وہ سمیٹے ہوئے ہے۔ اور چاند کی جب وہ ماہ کامل بن جائے۔

لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ﴿۱۹﴾ فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَاِذَا قُرِئَ

تمہیں (بتدریج) زینہ بزینہ چڑھنا ہے ۱۱ پس انہیں کیا ہوگیا ہے کہ ایمان نہیں لاتے ۱۲ اور جب ان کے سامنے

۹ اس وقت اس کی چیخ و پکار اور واویلا دیدنی و شنیدنی ہوگا۔ شور مچائے گا ہائے موت! ہائے موت! تو کدھر گئی، ابھی آجا۔ مجھے نگل لے تاکہ میں عذاب جہنم سے بچ جاؤں۔ یا ثبوراہ تعالیٰ فھذا اوانک والثبور الھلاک وھو جامع لانواع المکارہ۔ (روح المعانی) ثبور کا معنی ہلاکت ہے۔ ہر قسم کی مکروہ اور ناپسندیدہ چیزوں پر اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ یہاں اس سے مراد موت ہے کیونکہ یہ سب سے زیادہ مکروہ اور ناپسندیدہ ہے۔

۱۰ اس کی یہ حالت کیوں ہوگی۔ وجہ بتائی جا رہی ہے کہ وہ دنیا میں گلچھرے اڑاتا رہا۔ خود بھی عیش کرتا رہا اور اپنے اہل و عیال کو بھی عیش کراتا رہا۔ کبھی اس کو بھولے سے بھی یہ خیال نہ آیا کہ اسے ایک روز اللہ تعالیٰ کے روبرو پیش ہونا ہے اور اپنی فرمستیوں اور بداعمالیوں کا جواب دینا ہے۔ اسی خود فراموشی کا نتیجہ صاحب ہادر آج دیکھ رہے ہیں۔

۱۱ تین چیزوں کی قسم کھانے کے بعد فرمایا کہ تم منزل بمنزل بڑھتے چلے جاؤ گے۔ رحم مادر سے تم دنیا میں آئے، بچپن سے جوانی، جوانی سے بڑھاپا، صحت سے بیماری، قوت سے ضعف، خوشحالی سے بدحالی۔ ان مرحلوں کو طے کرتے ہوئے قبروں میں آگئے۔ پھر قیامت کو دامن جھاڑ کر اٹھ کھڑے ہوگے۔ پھر خدا معلوم کیسی کیسی حالتوں سے گزرتے ہوئے اپنے ابدی مستقر اور آخری ٹھکانے پر پہنچو گے۔

۱۲ ان تغیرات کا تم اپنی ذات میں اور اپنے اردگرد پھیلی ہوئی وسیع کائنات میں ہر لحظہ مشاہدہ کر رہے ہو پھر بھی قیامت پر ایمان نہیں لاتے۔ وقوع قیامت میں جو حکمتیں اور انسانی اصلاح میں اس کے جو اثرات ہیں ان کو تسلیم نہیں کرتے۔ بڑے تعجب کی بات ہے۔

عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ ۩ ﴿٢١﴾ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْنَ ﴿٢٢﴾

قرآن پڑھا جاتا ہے تو سجدہ نہیں کرتے ١٣ بلکہ یہ کفار اسے (الٹا) جھٹلاتے ہیں ١٤

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ ﴿٢٣﴾ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٢٤﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ

اور اللہ خوب جانتا ہے جو ان (کے دلوں) میں بھرا ہوا ہے ١٥ پس آپ انہیں خوشخبری سنائیں دردناک عذاب کی ١٦ البتہ جو لوگ

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿٢٥﴾ ع ١ ٢٥

ایمان لے آئے اور نیک عمل کرتے رہے ان کے لیے ایسا اجر ہے جو منقطع نہ ہوگا ١٧

١٣ اور ستم یہ ہے کہ قرآن کریم کی آیتیں جن کی تاثیر سے پتھر بھی پگھل جاتے ہیں اور پہاڑوں پر بھی لرزہ طاری ہو جاتا ہے، وہ ان کے سامنے تلاوت کی جاتی ہیں لیکن یہ کوئی اثر قبول نہیں کرتے۔ انہیں سن کر بھی ان کے سر اپنے رب کے حضور سجدہ ریز نہیں ہوتے۔

١٤ متاثر ہونا یا سجدے میں سر جھکانا تو رہا ایک طرف، یہ ظالم ان کو الٹا جھٹلانا شروع کر دیتے ہیں۔ کبھی کہتے ہیں یہ جادو ہے، کبھی کہتے ہیں یہ ان کا خود ساختہ کلام ہے، کبھی کہتے ہیں ان کو کسی جن نے یہ سکھایا ہے۔ اس سے بکواس بھی یہ سنانے لگتے ہیں۔ (العیاذ باللہ)

١٥ یوعون: یجمعون فی الصدور من الکفر والعداوۃ، قال مجاھد ما یکتمون۔ (مظہری) یعنی جو کفر و عداوت ان کے سینوں میں بھرا ہوا ہے اللہ تعالیٰ اسے خوب جانتا ہے۔ مجاہد کہتے ہیں کہ جو کچھ اپنے دلوں میں انہوں نے چھپا رکھا ہے اللہ تعالیٰ اس سے پوری طرح آگاہ ہے۔

١٦ یہ نابکار، حق ناشناس اس بات کے مستحق ہیں کہ انہیں آپ دردناک عذاب کی بشارت دیں۔

١٧ ان کا تو یہ حشر ہوگا، لیکن جو لوگ سچے دل سے ایمان لائے اور ایمان کے تقاضوں کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے نیک اعمال کرتے رہے انہیں اجر ملے گا، اجر بھی ایسا جو کبھی منقطع نہیں ہوگا۔ ابد الآباد تک ان پر نوازشات و انعامات کا سلسلہ جاری رہے گا۔ اپنے رب کریم کے لطف و کرم سے ہمیشہ ہمیشہ بہرہ اندوز ہوتے رہیں گے۔

اللّٰھم لک الحمد ولک الشکر ومنک التوفیق اللّٰھم وفقنا لما تحب وترضی وتقبل منا ما نکدح و
نسعی انک سمیع الدعاء رب ارحمھما کما ربیانی صغیرا وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبنا وشفیعنا وطبیب
قلوبنا وشفاء ارواحنا محمد وآلہ واصحابہ وبارک وسلم تسلیما کثیرا کثیرا۔